267

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۱۷ امان ۱۳۳۵ ہش ۔ ۱۷ مارچ ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۶۵

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۱۶ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل بذریعہ موٹر کار چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ کے لئے محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی کل لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

## ۔ اخبار احمدیہ ۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح لاہور سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ جیسا کہ سابقہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے بحالیٔ صحت کی رفتار بہت سست ہے۔ اور کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب پتہ کی پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۵ مارچ کی شام کو ہسپتال میں داخل ہو گئے تھے۔ آپ کی صحت کے متعلق آج صبح کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۶ مارچ۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی طبیعت کل کافی خراب رہی۔ ٹمپریچر ۱۰۱ تھا کھانسی اور ضعف قلب کی بھی تکلیف بدستور ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا ابھی تک میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ پہلے کی نسبت طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔ مگر ابھی زخم مندمل نہیں ہوا۔ مولوی صاحب قدرے ٹہل بھی لیتے ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

# مشرق وسطیٰ کیلئے اقوام متحدہ کے تحت ایک خاص ادارہ قائم کرنے کی تجویز

## حکومتِ امریکہ اس نئی تجویز کا بغور مطالعہ کر رہی ہے

واشنگٹن ۱۶ مارچ۔ بعض باوثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ حکومت امریکہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی دور کرنے کے لئے ایک نئی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ تجویز چند اہم نکات پر مشتمل ہے۔ ان میں اقوام متحدہ کے تحت ایک خاص ادارے کا قیام بھی شامل ہے۔ جو اسرائیل اور عربوں کے درمیان بڑے بڑے مسائل پر سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے گا۔ یہ مجوزہ تنظیم قیام امن۔ سرحدات کے تعین، بیت المقدس اور عرب مہاجرین کے بارے میں تجاویز پیش کرے گی۔ محکمہ خارجہ کے قریبی حلقوں نے کہا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی دور کرنے کے بارے میں آجکل جن تجاویز اور منصوبوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ یہ تجویز ان میں سے ایک ہے۔ ۔۔ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اس وقت صرف یہی تجویز زیر غور ہے

## اسرائیل اور عرب تنازعات کے متعلق مسٹر آئزن ہاور اور بلگانن کے درمیان خط و کتابت

### خط و کتابت کے انکشاف پر یورپ کے سیاسی حلقوں میں حیرت کا اظہار

واشنگٹن ۱۶ مارچ۔ گذشتہ بدھ کے روز صدر آئزن ہاور کے اس انکشاف پر کہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں ان کے اور روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن کے درمیان خط و کتابت ہوتی رہی ہے۔ یورپ کے مدبرین نے سخت حیرت کا اظہار کیا ہے۔ حکومت امریکہ کی طرف سے غالباً اس خط و کتابت کے متعلق دوسرے ملکوں کو مطلع نہیں کیا گیا تھا۔ باخبر امریکی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ پہلا خط اکتوبر کے اوائل میں بھیجا گیا تھا۔ جس میں صدر آئزن ہاور نے اس اطلاع پر تشویش ظاہر کی تھی۔ کہ روسی بلاک مصر کو اسلحہ فراہم کرے گا اس امر کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ مارشل بلگانن نے اس خط کا کیا جواب دیا۔ تاہم اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ روسی حکومت نے اس معاملے کو خالصۃً تجارتی لین دین سے تعبیر کیا تھا۔ سیاسی حلقوں نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور نے ایسے مرحلہ پر اس خط و کتابت کا کیوں انکشاف کیا جبکہ اخبارات میں مشرق وسطیٰ کے متعلق مغربی طاقتوں کے مابین تعاون کی کمی کے بارے میں تبصرے ہو رہے ہیں۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ مسٹر آئزن ہاور نے امریکہ کے بعض داخلی مسائل کے پیش نظر اس موقعہ پر مذکورہ خط و کتابت کا انکشاف کیا ہے۔

## برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کو ۹ کروڑ روپے کی امداد

نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ ایڈمرل ارل ماؤنٹ بیٹن نے کل یہاں ایک استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ آئندہ چند سال میں ہندوستان کو کولمبو پلان کے تحت ۹ کروڑ روپے کی امداد دے گا۔

ٹوکیو ۱۶ مارچ۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ معاہدہ امن کے متعلق لندن میں جاپان اور روس کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی ہے اسے کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرنا پڑے گا۔ انہوں نے

## سرحدی جھڑپ میں دو پاکستانی ہلاک

نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ امرتسر سے ۳۵ میل دور کھیم کرن کے قریب مغربی سرحد پر پاکستان اور بھارت کی سرحدی پولیس میں پرسوں شام کئی جھڑپیں ہوئیں۔ اور ساری رات گولیاں چلتی رہیں۔ اس سے پہلے امرتسر سے اطلاع ملی تھی۔ کہ ان جھڑپوں میں دو پاکستانی ہلاک ہوئے۔

## علامہ آیت اللہ کاشانی کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا

تہران ۱۶ مارچ۔ علامہ آیت اللہ کاشانی کو جنہیں جنرل رزم آرا کے قتل کی سازش کے سلسلہ میں اس سال کے اوائل میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اب ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے

ہ کل ایوان بالا کی امور خارجہ کمیٹی کو بتایا کہ اگر علاقائی مسائل کے بارے میں سمجھوتہ نہ ہو سکے تو مذاکرات کو اس وقت تک کے لئے ملتوی کرنا بہتر ہے۔ کہ جب تک کہ روسی رویہ میں تبدیلی نہ آ جائے۔

محمود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ر مارچ ۵۶ء

# غنڈوں کا انسداد

معاصر روزنامہ "کوہستان" راولپنڈی مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۵۶ء کے "نشیب و فراز" کے مستقل کالم میں حسب ذیل عبارت نقل کی جاتی ہے:۔

"ڈاکٹر خانصاحب نے عوام کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ غنڈوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کمیٹیاں بنائیں۔ اور حق گوئی سے کام لیں۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ مشورہ ہر لحاظ سے صائب ہے۔ لوگوں میں جب تک اخلاقی جرأت پیدا نہ ہوگی۔ اور وہ سماج کے دشمنوں کا قافیہ تنگ نہ کریں گے۔ اس وقت تک غنڈہ گردی کی سرکوبی ممکن نہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ہم ڈاکٹر صاحب سے بڑے ادب کے ساتھ گذارش کریں گے۔ کہ ایک مہذب حکومت کے زمانے میں جب پولیس۔ قانون۔ جیل اور سیفٹی لاز سے مسلح ہو کر پیمانہ غنڈوں کی بے محابا آزادی محل نظر ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب نے کبھی اس نکتے پر بھی غور کیا ہے؟ عوام جو غنڈوں کے سامنے سر نیاز خم کئے ہوتے ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ وہ ان سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عموماً غنڈوں کے پولیس سے مراسم خسروانہ ہوتے ہیں۔

ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ جس علاقے کی پولیس کے حکام غنڈوں کے دشمن ہوں۔ وہاں غنڈے نہایت بھلے مانس بن کر رہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں علم ہوتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے ہاتھ پاؤں پھیلائے۔ تو جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔

لیکن جہاں پولیس کے حکام چشم پوشی کے عادی ہوں۔ وہاں گجرات کا سانحہ برپا ہو جاتا ہے۔ مارشل لاء کے زمانے میں لاہور کے اکثر غنڈوں نے نماز پنجگانہ شروع کر دی تھی۔ کیونکہ اس وقت انہیں بچانے کے لئے کسی ایم۔ ایل اے کی سفارش کارگر نہیں ہوتی تھی۔

ہمارا تو خیال ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو غنڈوں کی سرکوبی کے لئے ذرا حرکت میں آنا چاہیئے۔ اغوا۔ قتل۔ ڈکیتی اور بھرے پڑے بازاروں میں ان کے افعال شنیعہ کچھ بڑھ رہے ہیں۔ اگر اس لعنت کو ایک مرتبہ ذرا مضبوط ہاتھوں سے دبا دیا جائے۔ تو وہ چار سال کے لئے شریف لوگ سکون سے رہ سکتے ہیں۔

کیا ڈاکٹر صاحب اس طرف توجہ فرمائیں گے؟"

(روزنامہ کوہستان راولپنڈی مورخہ ۱۳ر مارچ ۵۶ء)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوہستان نے غنڈوں کو دبانے کے لئے جو تجویز پیش کی ہے۔ بڑی حد تک درست ہے۔ اگر ہماری پولیس محنت اور بے رو رعایتی سے کام لے۔ اور کسی بڑے سے بڑے آدمی کا لحاظ نہ کرے۔ اور نہ وزیر امیر کی سفارش مانے۔ تو شریف اور پُر امن شہریوں کو غنڈوں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جہاں ارباب نظم و نسق دلیری اور بے باکی سے اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ وہاں غنڈہ گردی قطعاً پنپ نہیں سکتی۔

معاصر نے یہ درست کہا ہے۔ کہ مارشل لاء کے زمانہ میں لاہور کے غنڈے بھی مرعوب ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے پنجگانہ نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔ مارشل لاء کو خواہ کتنا ہی سختی سمجھا جائے۔ جیسا کہ مودودی صاحب نے سمجھا ہے۔ لیکن کم سے کم اس کا اتنا فائدہ تو معاصر کے کہنے کے مطابق ضرور ہوا تھا۔ کہ غنڈے دب گئے تھے۔ فسادات میں جو خطرناک حالت ہو گئی تھی۔ اس کا سب سے بڑا خوفناک پہلو یہی تھا۔ کہ پست طبقہ برسرِ عروج آ گیا تھا۔ اور اگر ۶ر مارچ کو ایک گھنٹہ اور اسے موقعہ مل جاتا۔ تو لاہور کا اکثر حصہ تباہ و برباد ہو جاتا۔

پست طبقہ کے اوپر آنے کی وجہ وہ بے آئینی کی فضا تھی۔ جو شورش پسندوں نے شہر میں پیدا کر دی تھی۔ حقیقت میں اس کی تمام ذمہ داری بعض مصلحت نا اندیش لیڈروں پر آتی ہے۔ جنہوں نے انارکی کی سی حالت پیدا کرنے کے لئے غنڈوں کی حوصلہ افزائی کرنے سے بھی گریز نہیں کیا تھا۔ اور بہت سے شریف شہری غنڈوں کے ڈر سے تحریک میں شامل ہونے کے لئے مجبور ہو گئے تھے۔ ایسی حالت میں مارشل لاء شریف لوگوں کے لئے واقعی ایک رحمت ثابت ہوا تھا۔ کیونکہ جیسا کہ معاصر کوہستان نے کہا ہے۔ اس وقت کسی بڑے سے بڑے آدمی کی سفارش بھی کارگر نہیں ہو سکتی تھی۔

اس کے باوجود جو کچھ ڈاکٹر خان صاحب نے تجویز پیش کی ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ نہایت صحیح اور درست ہے۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ جس محلہ کے شرفاء کبھی غنڈوں کے مقابلہ کے لئے جرأت دکھاتے ہیں۔ تو وہ محلہ ان سے پاک ہو جاتا ہے۔ ہر محلہ کے شریف لوگ اگر منظم ہو کر غنڈوں کا قلع قمع کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ تو ممکن نہیں شہروں میں غنڈے پنپ سکیں۔ ایسی حالت میں بڑے بڑے آدمی بھی ان کی پشت پناہی ذرا سوچ سمجھ کر ہی کرتے ہیں۔ اور ہماری دانست میں اگر ڈاکٹر خانصاحب کی تجویز کے مطابق شریف شہری کمیٹیاں بنا لیں۔ تو پولیس بھی بڑے آدمیوں کے اثر سے آزاد ہو جائے۔ مگر ایسی کمیٹیوں کا تعلق صرف نظم و نسق سے ہونا چاہیئے۔ نہ کہ اس سے زیادہ کہ وہ ہر معاملہ میں قانون اپنے ہاتھ میں لینے لگ جائیں۔ اور بعض جائز حقوق کی آزادی کو سلب کرنے کا ذریعہ بن جائیں۔

---

# پاک و بھارت کے تعلقات

عوام میں شاید ہی کوئی بھارتی یا پاکستانی ہوگا۔ جو دل سے یہ نہ چاہتا ہو۔ کہ دونوں ملکوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہو جائیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان جو تنازعات ہیں۔ وہ دونوں ملکوں کے عوام شہریوں کے لئے بڑی حد تک موجب ابعاح (؟) بنے ہوئے ہیں۔ اس کی کئی ایک بین وجوہات ہیں۔ جن کی تفصیل بیان کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ شروع ہی سے معاملات میں بعض ایسی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ کہ جن کا تدارک ابھی تک نہیں ہو سکا۔ بلکہ روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔

یہ پیچیدگیاں کچھ تو قدرتی طور پر پیدا ہو گئی تھیں۔ اور کچھ مختلف فریقوں کی ذاتی پالیسیوں کی بناء پر پیدا کی گئی ہیں۔ ہماری دانست میں کشمیر کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جو دیدہ و دانستہ بعض لوگوں نے پیدا کیا ہے۔ اگر ان اصولوں کو پوری طرح مدنظر رکھا جاتا۔ جو تقسیم کے متعلق بنائے گئے تھے۔ اور ان میں ذاتی نقطہ نظر سے رد و بدل نہ کیا جاتا۔ تو ممکن نہ تھا۔ کہ دونوں ملکوں کے تعلقات اتنے تلخ ہوتے۔ جتنے اس مسئلہ کے نہ حل ہونے کی وجہ سے تلخ ہو گئے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تلخیاں بڑھتے بڑھتے عجیب صورت اختیار کر گئی ہیں۔ اور دونوں ملکوں کے معاملات میں اب بعض سامراجی طاقتوں نے اپنے مفادات کو بالبداہت گھسیڑ دیا ہے۔ ڈر ہے کہ اگر دونوں ملکوں کے ارباب حل و عقد نے اپنے آپ کو نہ سنبھالا تو یہ خلیج وسیع ہوتے ہوتے سخت نازک اور خطرناک صورت اختیار کر لے گی۔

چنانچہ روسی لیڈروں کے بھارت میں کشمیر کے متعلق اعلان کا یہ تلخ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ جہاں پہلے پنڈت نہرو اقوام متحدہ میں اپنے وعدوں سے انکار نہیں کرتے تھے۔ اب سیٹو کی کانفرنس کے موقعہ پر انہوں نے اپنا موقف بالکل ہی بدل لیا ہے۔ اور کہہ دیا ہے کہ کشمیر فی الواقعہ اور "قانوناً" بھارت کا حصہ بن چکا ہے۔ اس طرح روسی لیڈروں کی شرارت اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکی۔ دوسری طرف برطانوی امریکن بلاک کو بھی یو این او کے فیصلہ کو دہرانے کی ضرورت اسی لئے پڑی ہے۔ کہ روسی لیڈر یہ شوشہ چھوڑ چکے تھے۔ اس سے واضح ہے۔ کہ روس اور امریکہ کی باہمی سرد جنگ خواہ مخواہ پاکستان اور بھارت کے باہمی معاملات میں دخل انداز ہو گئی ہے۔

صورت حال یہ ہے۔ کہ جہاں امریکہ پاکستان کی دوستی قائم رکھنا چاہتا ہے۔ وہاں بھارت جیسے وسیع اور عظیم ملک کا بھی روسی ہاتھوں میں چلا جانا گوارا نہیں کر سکتا۔ پاکستان کو پوزیشن کے لحاظ سے کتنا بھی اہم ہو۔ لیکن بہر حال بھارت کو یہ قومیں کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتیں۔ اس سے بھارت کو اپنے موقف پر خواہ وہ عدل و انصاف کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ اس سے کشمیریوں کے حق خود ارادیت پر کتنی ہی ضرب لگتی ہو۔ قائم رہنے کا بڑا سہارا حاصل ہو جاتا ہے۔

اس کے باوجود سوال یہ ہے۔ کہ بھارت اور پاکستان کے باہم خوشگوار اور دوستانہ تعلقات کوئی اہمیت رکھتے ہیں یا نہیں کیا ہمیں ان کو سامراجی طاقتوں کے مفادات پر قربان کر دینا چاہیئے؟ کیا یہ بہتر نہیں ہے۔ کہ اپنے تنازعات ہمسائیگی اور دوسرے تعلقات کی روشنی میں طے کریں۔ اور خود غرض قوموں کا آلۂ کار بن کر باہمی تعلقات "تلخ سے تلخ تر" نہ کرتے چلے جائیں۔

---

## درخواست دعاء

عزیزہ مبارکہ بیگم شوکت ہمشیرہ قاضی مبارک احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون چند روز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بخار کی وجہ سے سخت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسارہ والدہ قاضی مبارک احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون ربوہ۔

# حضرت مسیح ناصری پیشگوئی "عمانوایل" کے مصداق قرار نہیں پاسکتے

## یسعیاہ ۷/۱۴ کا صحیح ترجمہ اور اس پر رسالہ المائدہ کا بے جا اعتراض

### دوسری صدی عیسوی کا ایک دینی مکالمہ

مسعود احمد

جب سے امریکہ کی "ورلڈ کونسل آف چرچز" نے "ریوائزڈ سٹنڈرڈ ورشن" کے نام سے بائیبل کا نیا انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے۔ موقر معاصر المائدہ برابر اس ترجمہ کے خلاف آواز اٹھا رہا ہے۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ اس ترجمہ نے مروجہ عیسائیت کی تمام بنیاد ختم کر دی ہے۔ اور یہ ایک طرح سے اس کی تردید کا حکم رکھتا ہے۔ اسے سب سے زیادہ اعتراض یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۴ کے ترجمہ پر ہے۔ بائیبل کے نئے انگریزی ترجمہ میں مروجہ تراجم کے خلاف اس آیت کا جو ترجمہ کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"Behold a young woman shall conceive and bear a son and shall call his name Immanuel"

اردو ترجمہ:۔ "دیکھو ایک **جوان عورت** حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے"۔

اس ترجمہ اور مروجہ تراجم میں فرق یہ ہے کہ اس میں Virgin (کنواری) کی بجائے Young woman (جوان عورت) کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ "کنواری" کے لفظ کی رعایت سے عیسائی حضرات یسعیاہ نبی کی اس پیشگوئی کا مصداق حضرت عیسےٰؑ کو ٹھہراتے تھے۔ اس نئے ترجمہ کی وجہ سے حضرت مسیح اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ٹھہر سکتے۔ واقعات کی رو سے اس پیشگوئی کے مصداق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قرار پاتے ہیں۔ متی کی انجیل میں عمانوایل کا ترجمہ "خدا ہمارے ساتھ" کیا گیا ہے اور لغت کی رو سے بھی اس کا صحیح ترجمہ ہے۔ ان معانی کے لحاظ سے سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر سانحہ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ آپ ہی اس نام کے اصل مصداق ہیں۔ آپ زندگی بھر پورے وثوق کے ساتھ اس دعوے کا اعلان فرماتے رہے۔ کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ بالخصوص آپ کو غارِ ثور میں جب زندگی کا مشکل ترین مرحلہ پیش آیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے جو اس وقت آپ کے ساتھ تھے شدید خطرہ محسوس کیا۔ تو آپ نے پورے وثوق کے ساتھ فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا مت غم کرو "**خدا ہمارے ساتھ ہے**"۔ اس کے بالمقابل جب مسیح علیہ السلام کی زندگی میں مشکل ترین گھڑی آئی۔ تو انہوں نے خود انجیل کے بیان کے مطابق چلا کر کہا "ایلی ایلی لما سبقتنی" کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ یہ موازنہ صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ عمانوایل نام کے مصداق حضرت مسیح علیہ السلام نہیں۔ بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لیکن رسالہ المائدہ کو کسی صورت میں یہ گوارا نہیں ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرار پائیں۔ اس لئے وہ بار بار زور دے رہا ہے۔ کہ امریکہ کی ورلڈ کونسل آف چرچز کی یہ جسارت جو یسعیاہ ۷/۱۴ کے ترجمہ میں تبدیلی سے تعلق رکھتی ہے سخت قابل مواخذہ ہے۔ عیسائی دنیا کو اس کا فوراً بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔ اور اس کو اپنانے سے صاف انکار کر دینا چاہیئے۔

### بائیبل کا نیا ترجمہ اور عیسائی دنیا کا ردّ عمل

لیکن المائدہ کی اس جسم کے باوجود عیسائی انجمنیں خاموش ہیں۔ اور وہ المائدہ کے اپنے الفاظ کے مطابق اس کے احتجاج کو کوئی اہمیت نہیں دے رہیں۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہے:۔

"جب امریکہ میں بائیبل کا نیا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ اور اس پر سب سے اول مرزائیوں کے اخبار الفضل نے اس لئے مرزائیت کی فتح کے شادیانے بجائے کہ اس ترجمہ میں خداوند مسیح کے کنواری مریم سے پیدا ہونے کی پیشگوئی (یسعیاہ ۷/۱۴) سے انکار کیا گیا ہے۔ کیونکہ اب اس کا یہ نیا ترجمہ کیا گیا ہے ایک "جوان عورت حاملہ ہوگی" تو ہم نے مغربی پاکستان کرسچن کونسل سے دریافت کیا۔ کہ کیا وہ نئے ترجمہ کو درست مانتی ہے ...... مگر تمام مغربی پاکستان کے مسیحی سوائے مسٹر آر۔ ایم۔ نیوٹن کے نئے ترجمہ کی اس تبدیلی کو شیر مادر کی مانند مزے سے پی کر ہضم کر گئے۔"

(المائدہ لاہور ۳۱ جنوری ۱۹۵۶ء)

المائدہ کا یہ بیان تو سراسر غلط ہے کہ ترجمہ کی اس تبدیلی سے مسیح علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کی نفی لازم آتی ہے (کیونکہ یہ ایک جداگانہ مسئلہ ہے) البتہ اس سے یہ ضرور ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ یسعیاہ ۷/۱۴ میں جس نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ مسیح علیہ السلام اس کے مصداق نہیں ہیں۔ بلکہ اس میں جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کر آئے ہیں۔ صاف طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دی گئی ہے۔

اب ہم اس سوال کو لیتے ہیں۔ کہ المائدہ کے سوا باقی عیسائی دنیا ترجمہ کی اس تبدیلی کو کیوں درست سمجھتی ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ عبرانی کی کسی قدیم بائیبل میں بھی اس آیت کے متن میں Betulah یعنے کنواری کے لفظ کا ذکر تو کیا کوئی اشارہ تک موجود نہیں ہے۔

یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ جانے کے بعد کہ آج تک اس کا غلط ترجمہ ہوتا رہا ہے۔ "ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن" والوں نے عبرانی لفظ کا صحیح ترجمہ یعنے "جوان عورت" درج کر دیا ہے۔ سو ایک ثابت شدہ حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود المائدہ اب بھی یہی زور دے رہا ہے کہ "ورلڈ کونسل آف چرچز" نے سخت ظلم ڈھایا ہے اور عیسائیت کی بنیاد کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ چنانچہ اس نے ۱۵ فروری ۱۹۵۶ء کے پرچہ میں پھر لکھا ہے کہ یہ ترجمہ مروجہ عیسائیت کی تردید کا حکم رکھتا ہے۔ یسعیاہ ۷/۱۴ کا ہمیشہ یہ ترجمہ ہوتا آیا تھا کہ "کنواری حاملہ ہوگی"۔ لیکن "کنواری" کے لفظ کو خواہ مخواہ "جوان عورت" کے الفاظ میں تبدیل کر دیا گیا ہے

### ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے

"اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے۔ یعنے اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اس کریم و رحیم خدا کا رحم و کرم بھی جوش میں آتا ہے۔ اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور رجوع کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام توّاب ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

## دوسری صدی عیسوی کا ایک مکالمہ

المائدہ کا یہ کہنا کہ یسعیاہ ۷/۱۴ کا ہمیشہ یہ ترجمہ ہوتا آیا تھا۔ کہ "کنواری حاملہ ہوگی"۔ اور یہ کہ اس پر کبھی کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ واقعات کے خلاف ہے۔ عیسائیت کی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے۔ کہ جب دوسری صدی عیسوی میں عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو بائیبل کی اس پیشگوئی کا مصداق ثابت کرنا چاہا۔ تو اس وقت کے یہودیوں نے اس پر ہی اعتراض کیا تھا۔ کہ تورات کے عبرانی نسخوں میں "جوان عورت" کے الفاظ ہیں اور ان میں "کنواری" کا ذکر تک نہیں ہے۔ یہودیوں کے اس اعتراض کا ایک دستاویزی ثبوت آج تک محفوظ چلا آرہا ہے۔ دوسری صدی عیسوی میں مشہور عیسائی فلسفی و مصنف جسٹن مارٹیر (Justin Martyr) اور یہودی فلسفی ٹرائی فو (Trypho) کے درمیان ایک مکالمہ ہوا تھا۔ جسے بعد میں جسٹن مارٹیر نے خود Dialogue with Trypho the Jew کے نام سے لکھا۔ اس کا ایک نسخہ آج بھی پیرس میں محفوظ ہے۔ اس مکالمہ میں جب جسٹن مارٹیر نے ٹرائی فو کے سامنے الوہیت مسیح کے ثبوت کے طور پر یہ دلیل پیش کی۔ کہ وہ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے بموجب کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ تو ٹرائی فو نے بڑے زوردار الفاظ میں اس کی تردید کرتے ہوئے یہی کہا۔ کہ عہد نامہ قدیم کے کسی عبرانی نسخہ میں بھی خواہ وہ نیا ہو یا پرانا Virgin کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ وہاں Young Woman کا ذکر ہے۔ کہ وہ حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ ذیل میں ہم ٹرائی فو نامی یہودی کے جواب کا ترجمہ مشہور مغربی مصنف مسٹر ٹی۔ آر۔ گلوور (T.R. Glover) کی کتاب "The conflict of Religions in the early Roman Empire" سے نقل کرتے ہیں۔ مسٹر گلوور عرصہ دراز تک کیمبرج اور آکسفورڈ کی یونیورسٹیوں میں "تاریخ قدیم" اور "مذاہب عالم" کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ انہوں نے جسٹن مارٹیر کی مذکورہ کتاب کے حوالہ سے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۹۰ پر ٹرائی فو کے جواب کا حسب ذیل ترجمہ درج کیا جاتا ہے:-

اردو ترجمہ:- "ٹرائی فو نے جواب میں کہا۔ تورات میں یہ نہیں ہے۔ کہ "دیکھو کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی۔ بلکہ وہاں یہ الفاظ ہیں۔ دیکھو جوان عورت حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی ...... الی آخر ......

یونانیوں کے دیوی دیوتاؤں کے قصوں میں یہ آتا ہے۔ کہ جب Zeus نامی دیوتا یونانی شہزادی Danae کے پاس سونا بن کر آیا۔ (تو وہ حاملہ ہوگئی) اور اسی طرح Perseus اس کے بطن سے اس حال میں پیدا ہوا۔ کہ وہ کنواری تھی۔ یونانیوں کی طرح ایسی ہی ایک کہانی مسیح کے متعلق بیان کرنا تمہارے لئے باعث شرم ہے۔ اس سے تو بہتر ہے۔ کہ تم کہو۔ کہ مسیح انسانوں کی طرح ایک انسان کے طور پر پیدا ہوا تھا۔ اور اگر تم تورات سے یہ دکھانا چاہتے ہو۔ کہ وہ فی الواقعہ مسیح ہے۔ تو تم یہ ثابت کرو کہ وہ اپنی جائز اور کامل زندگی کی بناء پر اس قابل ٹھہرا کہ وہ مسیح کے طور پر چنا گیا۔ اسی قسم کے معجزات کا ذکر مت کرو۔ ورنہ تم یونانیوں سے بھی بڑھ کر احمقانہ باتیں کرنے والے ثابت ہوگے۔"

اس کے بعد مسٹر گلوور ٹرائی فو کی اس حد تک تائید کرتے ہوئے کہ فی الواقعہ بائیبل کے عبرانی نسخوں میں جوان عورت کا ہی ذکر ہے۔ لکھتے ہیں:-

"ترجمہ:- ٹرائی فو کو تورات کے عبرانی متن کی تائید حاصل ہے۔ جس میں کنواری کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ البتہ یونانی ترجمہ میں (جو بہت بعد میں کیا گیا تھا۔ غلطی سے) یہ لفظ آتا ہے۔"

ٹرائی فو نامی یہودی فلسفی کے مذکورہ بالا جواب اور زمانہ حال کے مغربی مصنف مسٹر ٹی۔ آر۔ گلوور کی وضاحت سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ بائیبل کے عبرانی نسخوں میں کنواری کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ وہاں "جوان عورت" کے الفاظ ہیں۔ اب اگر اسی حقیقت کے پیش نظر ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن میں یسعیاہ ۷/۱۴ کے تحت "کنواری" کی بجائے "جوان عورت" ترجمہ درج کیا گیا ہے۔ تو اس میں اعتراض کی گنجائش کیسے نکل سکتی ہے۔ اس میں مترجمین نے اپنی مرضی سے تبدیلی نہیں کی ہے۔ بلکہ جدید تحقیق کے نتیجے میں ایک سابقہ غلطی کو درست کیا ہے۔ اس پر المائدہ کا اعتراض اور مسلسل چیخ و پکار سراسر بے معنی ہے (باقی)

---

**ولادت:-** اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۳/۶/۵۶ کو خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزی منصور محمد صاحب شرما سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ نومولودہ کا نام قانتہ بیگم رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحتور اور اقبال مند لمبی عمر عطا فرمائے وہ احمدیت کی شیدائی ہو۔ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کے عرفان میں بڑھنے والی ہو۔ وہ ہم سب کے لئے باعث برکت اور رحمت ہو۔ ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہو۔ آمین۔ فتح محمد شرما از کراچی

---

# گلے کہ روئے خزاں را کہے نخواہد دید
# بباغ ماست اگر قسمتت رسا باشد

(حضرت مسیح موعودؑ)

جس پھول پر کبھی خزاں نہیں آسکتی وہ ہمارے باغ میں ہے۔ کاش تیری قسمت یاوری کرے

---

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں اب صرف مہینہ ڈیڑھ رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ زکوٰۃ اور چندہ تحریک جدید کا وہ بجٹ ہی پورا نہیں کرنا جو پچھلے سال کی مجلس مشاورت میں جماعت کے نمائندوں نے منظور کیا تھا۔ بلکہ اس سے نمایاں طور پر بڑھ کر وصولی کرنی ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر چندوں کو بڑھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اگر ہم پہلے سال ہی اس منزل کی طرف قدم نہ بڑھا سکے۔ جو سردست حضور نے ہمارے لئے متعین فرمائی ہے۔ تو مستقبل قریب میں ہم کامیابی کے ساتھ اس منزل تک پہنچنے کی توقع نہیں رکھ سکتے تھے۔ خاکسار آج جماعت کو یہ خوشخبری دینے کے قابل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا قدم پچھلے سال کی نسبت بہت آگے ہے۔ البتہ ابھی اور ہمت اور جرأت سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ذرا سی توجہ تھوڑی سی محنت ہمیں نہ ختم ہونے والی کامیابیوں کے راستہ پر ڈال سکتی ہے۔ آپ کی جماعتوں کے بجٹوں میں کئی احباب کی آمد کم لکھی ہوئی ہے۔ ان سے ان کی اصل آمد کے مطابق چندہ وصول کر لیجئے۔ اور چند صاحب استطاعت احباب سے بقائے وصول کر لیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وصولی بجٹ سے بڑھ جائیگی۔

خوش قسمت ہیں وہ جو اپنے مالوں اور جانوں کی حقیر پونجی کے ساتھ اس باغ میں رسائی حاصل کر سکیں۔ جس میں ایسے پھول مہیا ہیں۔ جن پر کبھی خزاں نہیں آسکے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پایاں رحمت کے طفیل ہماری اس حقیر پونجی کو ہی جنت کے عوض میں قبول فرما لیا ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنے عہد کو نبھا سکیں۔ فرمایا:-

ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدًا علیہ حقًا فی التورٰۃ والانجیل والقرآن۔ ومن اوفیٰ بعھدہٖ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہٖ۔ وذالک ھو الفوز العظیم۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں۔ تا ان کو جنت ملے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں۔ خواہ قتل کریں یا قتل کئے جائیں۔ (اس سودے کا) اس کا پختہ اقرار ہے۔ تورات میں بھی انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے کئے ہوئے وعدہ کو نبھا سکیں۔ انہیں وہ سودا مبارک ہو۔ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔

---

## احمدی جماعتیں یوم جمہوریہ شایانِ شان طریق سے منائیں

حکومت پاکستان کی طرف سے ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو یوم جمہوریہ منائے جانے کا اعلان ہوا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے لئے تحریر ہے کہ وہ اچھے شہری ہونے کے لحاظ سے خود اور اپنے ہم وطنوں سے مل کر اس موقعہ کے شایانِ شان طریق سے خوشی اور مسرت کا اظہار کریں۔ نیز دولت پاکستان کے استحکام کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا کریں۔

(ناظر امور خارجہ)

---

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ھے**

# ایک نہایت مبارک تقریب

از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

۵۴ء اور ۵۵ء کے سیلابوں نے خدام الاحمدیہ کے لئے خدمت خلق کے نئے راستے کھول دیئے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر علاقہ میں ایسی انجمنیں اور سوسائٹیاں کام کرتی ہیں۔ جن کا نصب العین صاف خدمت خلق ہوتا ہے اور جن علاقوں میں یہ تنظیمیں نہیں ہوتیں وہاں رحم اور ہمدردی کا جذبہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے آگے آنے کا محرک ہوتا ہے اس وقت تک اس قسم کی انجمنوں کا صرف یہی ہوتا تھا کہ ایسے مصیبت کے دنوں میں ایک دو وقت کا کھانا دیدیا یا حسب توفیق کپڑوں سے مدد کر دی لیکن اس صورت میں مستقل کام نہیں ہو سکتا تھا۔ نہ مصیبت زدگان ہی اس کی طاقت رکھتے تھے کہ وہ اپنی رہائش اور سر چھپانے کیلئے جگہ بنا سکیں۔ نہ انفرادی طور پر یہ مدد ہو سکتی تھی۔

۱۹۵۴ء کے سیلاب کے معاً بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے یہ تحریک جاری کی گئی کہ سیلاب زدگان کے لئے خدام الاحمدیہ خود مکانات تعمیر کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر خادم معمار تو نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم مزدور ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ ابتداءً اس تحریک کا آغاز لاہور میں کیا گیا۔ اور غریب سیلاب زدگان کے خدام الاحمدیہ نے مکانات کی تعمیر شروع کر دی معماروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور دوسرے تعلیم یافتہ خدام نے خدمت خلق کے جذبہ کی صحیح رنگ میں نمائش کی۔ اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جو کام محض رضاء الٰہی کیلئے کیا جائے۔ وہ اپنے اندر کس قدر برکت رکھتا ہے۔ یہاں نہ تو کام ٹھیکہ پر ہوتا تھا۔ اور نہ روزانہ مزدوری ملنے کے خیال سے وقت کا سوال تھا۔ یہ راج اور مزدور اپنے گھروں سے کھانا کھا کر آتے تھے۔ اور وقت کا لحاظ کئے بغیر کام کرنے پر ڈٹ جاتے تھے اور یہی جوش تھا جس نے دنوں کا کام گھنٹوں میں ختم کر دیا۔ یہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے معمار اور مزدور جس طرح دوڑ کر کام کر رہے تھے۔ دیکھنے والے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اس طرح چند دنوں کے اندر اندر خدام نے ایک سو سے زائد مکانات اس قابل تیار کر دئے۔ کہ مکین عزت کے ساتھ ان میں سر چھپا کر بیٹھ سکیں اور اس ساری محنت کا معاوضہ صرف وہ دعائیں تھیں جو غرباء کے دل کی گہرائیوں سے ان کے حق میں نکل رہی تھیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ اگر یہ لوگ کافر ہیں۔ تو پھر ہمیں یہ کافر ہی اچھے ہیں۔

یہ ایک ایسا کام ہے۔ جس میں دوسری تنظیموں کے مقابلے میں خدام الاحمدیہ کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ دوسری تنظیمیں خدمت خلق کا مظاہرہ اپنی شہرت کے لئے کرتی ہیں۔ اور سیاسی اغراض کے مدنظر کرتی ہیں۔ مگر خدام الاحمدیہ کے نوجوان یہ خدمت محض رضاء الٰہی کے حصول کے لئے بجا لاتے ہیں۔ پس ہمارا مقصد بھی دوسروں سے بہت بلند ہے اور ہمارے نتائج بھی دوسروں سے بہت اعلےٰ ہیں۔ ہمیں اس طریق کو زیادہ وسیع کرنا چاہیئے۔

خدا تعالےٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو ان مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔ لیکن وہ بے نیاز ہے۔ اور بسا اوقات محض ہمارے دعوؤں کے امتحانات کے لئے ہی وہ ہمیں ابتلاؤں میں سے گذارنا چاہتا ہے تا دنیا یہ بھی دیکھ لے۔ کہ کن کے دعوے صرف زبانی ہیں اور کن کا کردار ان کی زبان کی تائید کرتا ہے۔ اور پھر وہ محض اپنے فضل کے ساتھ ہماری ان حقیر قربانیوں اور جدوجہد کو نواز کر ان کے عظیم الشان نتائج پیدا کرے۔ کیونکہ حقیقت میں سب کچھ تو خدا تعالےٰ نے ہی کرنا ہے۔ ہم تو صرف ظاہری طور پر آلہ کی طرح ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ۱۹۵۴ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی اس قسم کی مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کام کو زیادہ منظم رنگ میں کرنے کی ہدایت فرمائی تھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر ہم یہ کام کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اس کے لئے تیاری بھی کرنی چاہیئے۔ ہر مجلس میں ایسے خدام موجود ہوں۔ جو معماری اور نجاری کا کام جانتے ہوں۔ مزدور خدام تو مل ہی جائینگے مگر فن کو جاننے والا ہونا چاہیئے تا جو کام بھی ہمارا ہو وہ ہر لحاظ سے نہایت عمدہ اور مفید ہو۔

"اس لئے میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ہاں چند خدام کو اس کی تربیت دلائیں وہ ماہر فن لوگوں کے ساتھ ایک ایک دو دو خدام کو لگا دیں جو روزانہ تھوڑا تھوڑا وقت دے کر یہ کام سیکھ لیں۔ تا جب بھی کوئی موقع آئے وہ بشرح صدر خدمت کے لئے آگے آ سکیں"

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ اس بارہ میں انتظام کر کے اطلاع دیں کہ انہوں نے کتنے کتنے خدام کو معماری اور نجاری سیکھنے کے لئے مقرر کیا ہے اور ہر ماہ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں انکی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے۔ ایسے علاقے جنہیں سیلاب آنیکا عموماً خطرہ رہتا ہے۔ اور جو دریاؤں کے قریب ہیں۔ خاص طور پر اس تحریک کے مخاطب ہیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اس نہایت مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کی طرف پوری توجہ دینگے اور مرکز کو ایسے اعداد و شمار مہیا فرمادینگے جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ کسی مصیبت کے وقت وہاں کس طرح اور کس قسم کی مدد دی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب احباب کو اس نیک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دے۔ تا آپ جہاں ایک ہنر سیکھ کر اپنی آمد کے بڑھانے والے ہوں۔ وہاں آپ مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو ہر وقت تیار اور مستعد پا سکیں۔ آمین

(خاکسار:۔ مرزا منور احمد)

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۱۲/۳/۵۶

## نقد و نظر

### بہائی شریعت اور اس پر تبصرہ (اردو) :- ناشر مکتبہ الفرقان ربوہ پاکستان مؤلفہ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری - ۱۴۴ صفحہ درسی

سائز - کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ - قیمت مجلد ۱۲/ ۱ روپیہ - ناشر سے طلب کریں -

اس کتاب میں بہائی مذہب کی شریعت "الاقدس" کا عربی متن اور اس کا ترجمہ اردو میں دیا گیا ہے - شروع میں فاضل مترجم نے تمہید میں بتایا ہے کہ اگرچہ بہائیوں نے قرآن کریم کو منسوخ کر دیا ہے مگر ابھی تک کہ سو سال کا عرصہ ہو چکا ہے انہوں نے اپنی شریعت جو "الاقدس" کے نام سے ایک مختصر تحریر بھی ہے شائع نہیں کی - شروع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بہائی مذہب کا ماخذ کیا ہے اور کن حالات میں قرآن کریم کو منسوخ قرار دینے کی سازش کی گئی تھی - آخر میں فاضل مصنف نے بہائی شریعت کی ناکامی پر ایک باب میں مفید معلومات بہم پہنچائی ہیں -

### بہائی تحریک کے متعلق پانچ مقالے (اردو) :- ناشر مکتبہ الفرقان ربوہ پاکستان مصنفہ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت کتاب پر درج نہیں ۲۵۶ درسی سائز کے صفحات ناشر سے طلب کریں -

اس کتاب میں فاضل مصنف کے بہائیت کے متعلق پانچ عالمانہ مقالے شامل ہیں جو انہوں نے کوئٹہ میں ایک مجلس میں پڑھے تھے - ان مقالوں کی خوبی یہ ہے کہ بہائیت کے متعلق جو کچھ بھی کہا گیا ہے اس کا حوالہ بہائی لٹریچر سے دیا گیا ہے - ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے بہائی مذہب کے ماله وما علیہ کا علم حاصل ہو جاتا ہے - فاضل مصنف نے بہائی مذہب کی ابتدا اور اس کی تاریخ پر سیر حاصل بحث کی ہے -

### اے ہینڈ بک آف حدیث (انگریزی) ناشر و مؤلف مولانا اے - آر - عبد الباری ایم - اے ایم - او - ایل - کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ

کتابی سائز کے ایک سو چوالیس صفحات - قیمت ۳/- روپیہ مصنف سے طلب کریں -

اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ۳۴۹ احادیث اصل معہ انگریزی ترجمہ جو ہر حدیث کے بالمقابل دیا گیا ہے شامل ہیں - زندگی کے ہر پہلو کے متعلق آنحضرت کے اقوال چن لئے گئے ہیں - انگریزی دانوں کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے -

### سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب رضؓ (اردو) ناشر و مؤلف ملک نذیر احمد صاحب ریاض لیکچرار جامعۃ المبشرین ربوہ

کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ کتابی سائز کے ... صفحات - قیمت مجلد ۳/۸ روپے ناشر سے طلب فرمائیں -

یہ کتاب حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور سوانح حیات پر مشتمل ہے - فاضل مؤلف نے آپ کی زندگی کے اکثر دلچسپ واقعات جمع کر دیئے ہیں جس سے اس فرشتہ سیرت انسان کی للٰہی زندگی پر روشنی پڑتی ہے - ہر انسان کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان روحانیت میں کس حد تک ترقی کر سکتا ہے -

### مقام محمود :- مؤلفہ خواجہ عبد القیوم صاحب بٹ بی - اے سیالکوٹی حال کوئٹہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر - لکھائی چھپائی عمدہ - کتابی سائز کے تقریباً

۹۰ صفحات - اس رسالہ میں مؤلف نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "مصلح موعود" کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں پورا ہونا ثابت کیا ہے - آخر میں حضور کا ایک خطبہ بھی شامل کر دیا ہے جس میں حضور نے اپنی بیماری اور سفر یورپ کے متعلق ذکر فرمایا ہے -

## اعلان گمشدہ رسید بک

رسید بک نمبر ۴۶۶ جماعت احمدیہ چک ۹۱ الف ضلع ملتان سے گم ہو گئی ہے - جملہ احباب جماعت کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں اور اگر کسی کو اس رسید بک کا علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں -

ناظر بیت المال ربوہ

## ولادت

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۵۶ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

عنایت اللہ حصاری ح - ہو - ٹیوب ویل سب ڈویژن بھکر

## امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بہت سی جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں - حسب قاعدہ ۸۱۸ الف قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ ہر ایک جماعت میں مجالس انصار اور خدام کا قائم ہو جانا ضروری ہے - کیونکہ اس قاعدے کی رو سے کوئی جماعت کا عہدہ دار مقرر نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ بلحاظ عمر ان مجالس کا ممبر نہ ہو - جیسا کہ نظارت علیا کے اعلانات میں بھی نئے عہدیداران جماعت کے انتخاب کے لئے اس شرط کی وضاحت کی جا رہی ہے کہ جماعت کے عہدہ دار وہی انتخاب میں آئیں جو بلحاظ عمر ان مجالس کے ممبر ہوں -

اب جبکہ جماعتوں کے نئے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا جا رہا ہے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ اس بے قاعدگی کا اعادہ نہ ہونے دیں کہ مجالس قائم کئے بغیر غیر ممبر عہدہ داران جماعت منتخب کئے جائیں - ضروری ہے کہ جہاں پر ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں جماعتوں کے عہدیداران کے انتخاب کے موقعہ پر چالیس یا اس سے زائد عمر والے ارکان کی مجلس انصار اللہ قائم کر لی جائے اور انہی میں سے عہدیداران انصار کا انتخاب کروا کر ان کے اسماء گرامی برائے منظوری دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں -

جہاں پر کم از کم تین رکن انصار کے ہوں وہاں مجلس انصار اللہ قائم ہو سکتی ہے دس تک ارکان کی مجلس کے لئے ایک زعیم اور اس کے اوپر ۲۰ ارکان کی مجلس کے لئے زعیم کے علاوہ سیکرٹری کا انتخاب عمل میں لایا جائے اور بیس سے اوپر والے ارکان کی مجلس کے لئے زعیم اور چار مہتمم (مہتمم عمومی - مہتمم رشد و اصلاح - مہتمم تعلیم - مہتمم عمومی) منتخب کئے جانے چاہئیں میں امید کرتا ہوں کہ اب جماعتوں کے عہدہ داران کے انتخاب کے موقعہ پر کوئی جماعت ایسی نہ رہے گی جہاں پر ارکان انصار موجود نہ ہوں اور وہاں پر مجلس انصار اللہ قائم نہ کر لی گئی ہو -

(نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## نهضة اللغة العربية

جماعت میں علوم کی ترویج اور ذوق قائم رکھنے کے لئے نظارت تعلیم کی زیر سرپرستی "بزم ترقی علوم" کا قیام کیا گیا ہے - اس بزم کے عربی شعبہ کا نام نهضة اللغة العربية ہے - اس شعبہ کے ماتحت عربی بول چال سکھانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے - ابتدائی کلاس بھی جاری کی جا رہی ہے - احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس بزم کے ساتھ تعاون کریں - ممبر بنیں اور ممبر بنائیں اور اس کے پروگرام عمل سے استفادہ کریں - جو احباب کلاسز سے استفادہ کرنا چاہیں وہ نهضة اللغة العربية کے سیکرٹری ملک مبارک احمد صاحب سے مکمل معلومات حاصل کریں (کوارٹر ۲۵ تحریک جدید) اس شعبہ کے ماتحت عربی کتب کی لائبریری اور دار المطالعہ کا انتظام کیا جا رہا ہے - احباب جماعت سے گزارش ہے کہ دار المطالعہ کی بھی اعانت فرمائیں -

شیخ عبد الواحد سیکرٹری بزم ترقی علوم ربوہ

## اعلانات دار القضاء

(۱) شیخ مقبول احمد صاحب کوٹھی ۳۲ جیل روڈ لاہور نے چوہدری محمد شریف صاحب ڈھلوں معرفت ہیڈ کانسٹیبل عمر خاں صاحب تھانہ احمد پور شرقیہ بہاولپور ڈویژن وغیرہ سے مبلغ چھ ہزار روپے دلانے کی درخواست دی ہے - معمولی طریق سے چوہدری محمد شریف صاحب سے جواب نہیں لیا جا سکا - اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ بیس ۲۰ دن کے اندر جواب مع اپنے مکمل ایڈریس کے بھیج دیں - نقل درخواست ان کو بھیجی جا چکی ہے -

(۲) محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی اراضی چار کنال واقعہ محلہ دار الصدر ربوہ قطعہ ہے کے متعلق مرحومہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ اسے بحصہ مساوی مکرم پیر ضیاء الدین صاحب ولد پیر اکبر علی صاحب اور محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ پیر صلاح الدین صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے - اگر مرحومہ کے کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دیں - بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا -

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ پاکستان ربوہ

# قطب جنوبی کی تسخیر

ایڈمرل رچرڈ ایف برڈ دنیا کا وہ ممتاز انسان ہے۔ جس نے زمین کے نادیدہ حصوں کا پہلی مرتبہ کامیاب سفر کیا قطب جنوبی کی تسخیر کا سہرا انہی کے سر ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ زمین کے اس خطے پہ جہاں سورج سال میں صرف ایک بار طلوع ہوتا ہے۔ انسان مستقل رہائش اختیار کرے گا۔ یہ وسیع و عریض برفستان تقریباً ساٹھ لاکھ مربع میل پر مشتمل ہے۔

درحقیقت یہ تمام رقبہ ایک منجمد سمندر کی صورت میں پھیلا ہوا ہے۔ اور سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اگر اس برف کو پگھلا دیا جائے۔ تو تمام روئے زمین غرقاب ہو جائے۔

اس زمستان کا فاتح رچرڈ ایف برڈ ہے جسے نوعمری میں ہی زمین کے نادیدہ حصوں کو دیکھنے کا شوق ستانے لگا تھا۔ برڈ نے بارہ سال کی عمر میں تن تنہا دنیا کے گرد سفر کیا تھا۔ اور چودہ برس کی عمر میں قطب شمالی کو سر کرنے کی مہم شروع کر دی تھی بالآخر ۱۹۲۶ء کے وسط میں اس نے قطب شمالی کا کامیاب سفر کر لیا۔ اور اس کے بعد برڈ کے دل میں قطب جنوبی پر پہنچنے کا شوق انگڑائیاں لینے لگا۔ اس مہم پر روانہ ہونے سے قبل ایک دشوار مرحلہ یہ تھا کہ بحر اوقیانوس پر رستے میں قیام کئے بغیر مسلسل پرواز کا بندوبست کس طرح کیا جائے۔ اس مہم میں برڈ کا تین انجنوں والا طیارہ آزمائشی پرواز ہی میں گر پڑا پڑا اور اس کے تین دوسرے رفقاء نے جون ۱۹۲۷ء میں دوبارہ قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا۔ دو ہزار میل تک کہر آلود فضا میں پرواز کرنے کے بعد وہ پیرس پہنچ گئے۔ لیکن پیرس میں کہر اور بھی زیادہ شدید تھا۔ اور طیارے کا زمین پر اترنا ناممکن تھا۔ اس لئے انہیں واپس جانا پڑا۔ انہوں نے مجبور ہو کر فرانس کے ساحل پر اپنا طیارہ سمندر میں گرا دیا۔ اور گشتی کشتی کے ذریعہ ساحل تک پہنچے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد برڈ نے قطب جنوبی تک پہنچنے کا قطعی ارادہ کر لیا۔ امریکی قوم نے اس مہم کی کامیابی کے لئے برڈ کو کثیر رقم کے عطیات دیئے۔ اس حیرت انگیز سفر کے دوران برڈ کو یہ تشویش لاحق ہوئی کہ دس ہزار فٹ کے بلند سلسلہ کوہ کو جو "لٹل امریکہ" اور قطب جنوبی کے درمیان حائل ہے۔ کس طرح عبور کیا جائے بالآخر برڈ نے جہاز کا سامان ہلکا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور خورد و نوش کا سامان طیارے سے گرا دیا۔ یہ عمل ایک پرجوش مہم بازکی نفسیات کو بخوبی اجاگر کر دیتا ہے۔ برڈ نے بھوک سے مر جانے کا خطرہ مول لے کر مہم کے دوسرے ضروری سامان کو محفوظ کر لیا۔ اور اس طرح قطب جنوبی تک پہنچنے کا ارمان پورا کر لیا

برڈ پہلا انسان ہے۔ جس نے کرۂ ارض کے دونوں سروں پر پرواز کی۔ اور اس طرح زمین کے نادیدہ حصوں کو انسان کی قدم بوسی کا شرف بخشا اس مہم کی کامیابی پر امریکی حکومت نے برڈ کو ایئر ایڈمرل کا اعزاز بخشا۔

اتنی کم عمر میں کسی امریکی کو یہ منصب کبھی نہیں ملا۔ برڈ قطب جنوبی کی دوسری مہم پر ۱۹۳۳ء میں روانہ ہوئے۔ امریکی قوم نے اس بار بھی شدید کساد بازاری کے باوجود برڈ کو کثیر رقم جمع کر کے دی اور ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب امریکی قوم کو چند دن بعد ہی دس ہزار میل دور منجمد براعظم سے ریڈیائی پیغامات موصول ہوئے برڈ قطب جنوبی پر پہنچ کر خود حیران رہ گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ چار سال قبل اس نے ٹیلیفون اور بجلی کا جو سامان وہاں چھوڑا تھا۔ وہ اسی طرح محفوظ اور کارآمد حالت میں پڑا تھا۔ حتیٰ کہ کھانے کی منجمد اشیاء جو وہاں چھوڑی گئی تھیں۔ وہ گرم کر کے استعمال کی گئیں تو اتنی ہی لذیذ اور خوشذائقہ تھیں۔ جیسے وہ بالکل تازہ ہوں اس مہم کے دوران ایک ایسا نازک مرحلہ بھی آیا جب برڈ کی جان پر بن گئی۔ اس نے برف کے ایک تودے پر ہراول کیمپ قائم کیا۔ اور فیصلہ کیا کہ قطب جنوبی کی زمستانی رات وہیں تن تنہا بسر کر کے موسمی حالات کا جائزہ لے گا۔ اس دشوار کام میں اسے کم از کم چار ماہ مدت درکار تھی۔ چنانچہ اس نے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ اور ہفتے میں تین بار ریڈیو کے ذریعے پیغامات بھیجنے شروع کر دیئے۔ ۳۱ مئی کو وہ ایک ریڈیائی پیغام بھیج رہے تھے۔ کہ انہوں نے بجلی تیار کرنے والے انجن سے ایک عجیب آواز نکلتے سنی۔ وہ اسے دیکھنے گئے۔ تو چکر کھا کر گر پڑے۔ کیونکہ انجن سے کاربن گیس نکلنے لگی تھی۔

اس اچانک حادثے کی وجہ سے وہ متواتر بیہوش پڑے رہے۔ مگر اپنے ساتھیوں کو خیریت کا پیغام بھیجتے رہے۔ تاکہ وہ گھبرا کر بھاگے بھاگے نہ آ پہنچیں اور خود کسی نادیدہ آفت کا شکار بن جائیں۔ وہ اس دوران میں اس قدر نحیف ہو گئے تھے۔ کہ دو ماہ تک سفر کے قابل نہیں ہو سکے۔ مگر کائنات کے اس فاتح نے اپنی شدید جسمانی اور ذہنی تکلیف کا خفیف ترین اظہار بھی نہیں ہونے دیا۔

برڈ ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۷ء میں بحریہ کی مہم کے کمانڈر کی حیثیت سے ایک بار پھر قطب جنوبی گئے۔ ان کی اس مہم جوئی کا ثبوت ان کے جسم کے مختلف حصوں سے ملتا ہے۔ برڈ کا اندازہ ہے کہ ان کی ناک کم سے کم دو سو بار منجمد ہوئی ہے

[illegible]

ان کے چہرے پہ خون کے جم جانے کے متعدد نشانات ملتے ہیں۔ برڈ کی خدمات کے اعتراف کے طور پہ انہیں قریب قریب تمام سرکاری اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ اس کا سلسلہ ۱۹۲۵ء میں شروع ہوا۔ جب قطب شمالی پہ پرواز کے بعد انہیں کانگریس کا تمغۂ امتیاز عطا کیا گیا۔ ۱۹۳۹ء میں قطب جنوبی کی مہم سے واپسی پہ صدر روز ویلٹ نے انہیں طلائی ستارہ عطا کیا۔ اور اب وہ دنیا بھر کی ممتاز شخصیتوں میں شمار ہونے لگے ہیں۔ ان پہ اس قدر پرجوش مہماتی زندگی کا کوئی ناگوار اثر نہیں پڑا۔ وہ آج بھی اتنے ہی پرجوش اور مہم جو ہیں جتنے نوعمری میں ہوتے تھے۔ انہیں درحقیقت خطرات سے دوچار ہونے کا چسکا پڑ گیا ہے اور اب کبھی انہیں سہل پسندی اور آرام طلبی کی عادت پیدا نہیں ہو سکی (ماخوذ)

## ناگا قبائل کے خلاف بھارتی مہم

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ ناگا قبائل کے خلاف بھارتی حکومت نے جو مہم شروع کر رکھی ہے اس سلسلہ میں اب تک پولیس نے دو سو چونسٹھ ناگاؤں کو گرفتار کیا ہے۔ یاد رہے ناگاؤں کے علاقے کو "فساد زدہ رقبہ" قرار دیا جا چکا ہے۔

پچھلے ہفتے آسام اسمبلی میں ناگا قبائل کے متعلق صوبائی حکومت کی موجودہ پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی تھی۔ حزب مخالف کے لیڈر ہریشور گوسوامی نے الزام لگایا تھا کہ حکومت ناگا قبائل کی اقتصادی حالت بہتر بنانے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پہ زور دیا کہ ناگاؤں کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کی کوشش کی جائے تاکہ ان کا تعاون حاصل کیا جا سکے۔ ناگاؤں کو تشدد کا نشانہ بنائے بغیر غیر مسلح کرنا اشد ضروری ہے۔

## اسماعیلی پاکستان میں ایک کروڑ روپیہ لگائیں گے

کراچی ۱۵ مارچ۔ آغا خان کے پیروکار پاکستان بالخصوص مشرقی بنگال کی صنعتوں میں ایک کروڑ روپے کے قریب سرمایہ لگائیں گے آغا خان کی ہدایت کے مطابق وہ عنقریب مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی دو اور ملیں لگانے والے ہیں دو ملوں میں ڈیڑھ ہزار کھڈیاں ہوں گی۔ اسماعیلی اب تک مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی تین ملیں لگا چکے ہیں [illegible]

## مشرقی پنجاب کے شہروں میں ہڑتالیں

امرتسر ۱۵ مارچ۔ ہندی اور پنجابی کے دو منطقوں کی بنیاد پر مشرقی پنجاب اور پیپسو کے انضمام کا جو فیصلہ کیا گیا ہے اس کے خلاف مقامی ہندوؤں نے کل یہاں ہڑتال کی اور اپنی دکانیں اور کاروباری ادارے بند رکھے۔ یاد رہے سکھوں نے مشروط طور پر یہ فیصلہ تسلیم کر لیا ہے۔

ہڑتال کرنے کی اپیل مہا پنجاب کی طرف سے کی گئی تھی جو مہا پنجاب کے قیام کا حامی ہے یونائیٹڈ پریس کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مہا پنجاب کے حامیوں نے کل امرتسر اور مشرقی پنجاب کے دوسرے شہروں میں ہڑتال کے علاوہ مخالفانہ مظاہرے بھی کئے۔

## زراعت کا پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ

لاہور ۱۵ مارچ۔ صوبائی وزیر خوراک سید عابد حسین نے یہاں بتایا کہ مغربی پاکستان کی زرعی ترقی کے لئے ایک پنج سالہ منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے جس پر عملدرآمد کے بعد زراعت سے متعلقہ تمام شعبوں میں عظیم تغیر رونما ہو جائیگا محکمہ زراعت کے مختلف علاقائی اور تحقیقاتی اداروں کے حکام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خوراک نے کاشتکاروں کی حالت بہتر بنانے کی ضرورت پہ زور دیا۔

## مالنکوف کا عزم لندن

ماسکو ۱۵ مارچ روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر مالنکوف لندن کے لئے کل یہاں سے برلن روانہ ہو گئے۔ آپ اس روسی وفد کے قائد ہیں جو انگلستان کے بجلی گھروں کا مطالعہ کرنے جا رہا ہے۔

## نیویارک ٹائمز کی طرف سے کشمیر کے متعلق سیٹو کے فیصلوں کی حمایت

نیویارک ۱۵ مارچ۔ نیویارک ٹائمز نے اپنی گیارہ مارچ کی اشاعت میں "نہرو اور ڈلس" کے زیر عنوان ایک اداریے میں کشمیر کے متعلق سیٹو کونسل کے فیصلوں کی حمایت کی ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ بھارتیوں کو پاکستان کے لئے ہماری مسلسل حمایت اور امداد پسند نہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ہم یہ امداد دینے میں حق بجانب ہیں۔ اور بلاشبہ اسے جاری رکھیں گے۔ بہرحال ہمیں یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہیئے۔ کہ بھارت [illegible] پاکستان کے ساتھ ہمارے دوستانہ رویے پہ بھارت کے خلاف غیر دوستانہ رویہ خیال کرتے ہیں نیویارک ٹائمز نے مزید لکھا ہے اگر کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے تو یہ کشیدگی کسی حد تک رفع ہو سکتی ہے

# پاکستان کا نیا فاضل بجٹ کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا

## دفاع پر ۹۷ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ بچوں کے لئے تعلیمی الاؤنس

کراچی ۱۶ مارچ وزیر خزانہ سید امجد علی نے کل پاکستان کا نواں بجٹ پیش کیا۔ اس میں ۵۸ لاکھ روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ اس بجٹ کے مطابق ۵۷/۱۹۵۶ء میں آمدنی کا تخمینہ ایک ارب اکتیس کروڑ دو لاکھ روپے اور خرچ کا تخمینہ ایک ارب تیس کروڑ چوالیس لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ اس طرح نئے مالی سال میں ۵۸ لاکھ روپے کی بچت ہوگی۔

وزیر خزانہ نے نامہ نگاروں کی کونسل میں یہ اعلان کیا کہ انہوں نے کسی نئے ٹیکس کی کوئی تجویز پیش نہیں کی۔ وزیر خزانہ کے اس اعلان کا بھی خیر مقدم کیا گیا کہ وہ بالواسطہ اور بلاواسطہ ٹیکسوں کی صورت میں ۷۵ لاکھ روپے کی رعایت دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ادب سائنس سپورٹس نرسنگ اور کاشتکاری وغیرہ کے شعبوں میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والوں کو ہر سال ایک لاکھ روپے بطور انعام دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس طرح ۵۸ لاکھ روپے کی بچت گھٹ کر صرف ایک لاکھ روپیہ رہ جائے گی۔

### دفاع

نئے بجٹ کے مطابق اگلے سال بھی سب سے زیادہ خرچ دفاع پر ہوگا۔ دفاع کے لئے ۹۷ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ جو مجموعی اخراجات کا تقریباً ۷۴/۶۱ فیصد ہوں گے۔ اس کے برعکس سال رواں کے اصل تخمینہ میں دفاع کے لئے ۷۱ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے رکھے گئے تھے۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ خرچ ۷۵ کروڑ ۹۰ لاکھ تک بڑھ گیا ہے

دفاع کے بعد سب سے زیادہ خرچ سول نظم و نسق پر، ۲۷ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے ہوگا۔ سال رواں کے اصل تخمینہ میں یہ رقم ۲۷ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے تھی۔ خرچ کی تیسری بڑی مد قرضوں کی ہے۔ جن پر دس کروڑ چار لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے

آمدنی میں سب سے زیادہ کسٹمز کے محکمہ سے ۴۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی وصولی ہوگی۔ اس محکمہ سے آمدنی کا اصل تخمینہ ۵۳ کروڑ ۷۹ لاکھ روپے کا تھا۔

ٹیکسوں کی تجاویز کے بارے میں وزیر خزانہ نے کہا کہ ان کا مقصد چھوٹی اور بڑی صنعتوں کی حوصلہ افزائی بچت اور سرمایہ کاری میں اضافہ۔ غریب طبقہ کی امداد اور درمیانہ و نچلے درجہ کا معیار زندگی بلند کرنا ہے

### قومی آمدنی میں اضافہ

بجٹ کے مطابق آمدنی اور خرچ کے اصل تخمینوں کے مقابلہ میں آمدنی اور اخراجات میں ۳۳ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ اس اضافہ کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ روپے کی قیمت دوبارہ مقرر ہونے کے بعد باہر سے آنے والی اشیاء کے زیادہ دام ادا کرنے پڑے۔ دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے صوبائی حکومتوں کو خاص عطیات دئے گئے۔

قومی تعمیر کے شعبوں۔ تعلیم۔ میڈیکل صحت عامہ اور زراعت وغیرہ کے لئے دس کروڑ نو لاکھ کی رقوم مختص کی گئی ہیں۔ کراچی یونیورسٹی کو ۳۵ لاکھ روپے اور دوسری یونیورسٹیوں کو ۲۲ لاکھ ۶۶ ہزار کی گرانٹس دی جائیں گی۔ بنگال زبان کی ترویج و ترقی کے لئے دو لاکھ روپے اور درجہ چہارم کے ملازموں کے بچوں کو وظائف دینے کے لئے پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ آئندہ سال میڈیکل اور صحت عامہ کی سروسز پر ایک کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ جب کہ سال رواں میں اس مد پر ایک کروڑ ۵۳ لاکھ روپیہ صرف کیا گیا تھا۔

وفاقی آمدنی سے صوبائی حکومتوں کو امداد دیتے وقت قانون حکومت ہند اور نیمے ایوارڈ کی دفعات ہی کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ یہ انتظامات اس وقت تک جاری رہیں گے۔ جب تک نئے آئین کی دفعہ ۱۱۸ کے تحت قائم کئے جانے والے قومی مالیاتی کمشن کی سفارشات موصول نہ ہوں گی۔

سال رواں میں ریلوں کی بچت اصل تخمینے سے ایک کروڑ اکتالیس لاکھ روپے کم رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سیلابوں کے باعث مرمت وغیرہ پر بہت زیادہ روپیہ صرف کرنا پڑا۔ نیز روپے کی قیمت میں کمی کے باعث تیل اور کوئلے کی قیمتیں بڑھ گئیں اور اخراجات میں اضافہ ہوگیا۔ آئندہ سال ریلوں سے اندازاً سات کروڑ ۴۰ لاکھ روپے کی بچت ہوگی۔ ریلوں کی ترقی کے پروگرام پر کام کی رفتار اطمینان بخش ہے۔ ریلوں کے لئے بجٹ میں تیرہ کروڑ ۹۹ لاکھ روپیہ مختص کیا گیا ہے۔ اس میں چاٹگام کی بندرگاہ کی ترقی پر ایک کروڑ ۱۲ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ چلنا کی بندرگاہ کی توسیع کے لئے ۴۳ لاکھ ۸۹ ہزار روپے کی علیحدہ رقم رکھی گئی ہے۔

### نئے ٹیکسوں کی بجائے رعائتیں

نئے بجٹ میں مزید ٹیکسوں کے لئے کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی۔ البتہ بعض رعایتوں کی سفارش کی گئی ہے۔ جب اگست ۱۹۵۵ء میں پاکستانی روپے کی قیمت دوبارہ مقرر کی گئی تو برطانیہ سے درآمد ہونے والی دوائیوں اور ان کے مرکبات پر درآمدی ڈیوٹی ۲۶ فیصد سے گھٹا کر دس فیصد اور دوسرے ملکوں سے آنے والی ادویہ پر درآمدی ڈیوٹی ۳۶ فیصد کی بجائے ۲۰ فیصد کر دی گئی تھی۔ اب درآمدی ڈیوٹی اور کم کر دی گئی ہے۔ چنانچہ برطانیہ سے آنے والی دوائیوں پر اڑھائی فیصد اور دوسرے ملکوں سے آنے والی دوائیوں پر ساڑھے بارہ فیصد درآمدی محصول لیا جائے گا۔

سوت پر بکری ٹیکس کی شرح دس فیصد سے گھٹا کر سوا چھ فیصد کر دی گئی ہے اب تک بعض قسم کی صنعتوں پر پانچ فیصد تک سرمایہ سازی ٹیکس سے مستثنےٰ تھا۔ آئندہ یہ رعائت ان چھوٹی صنعتوں کو بھی دی گئی ہے جہاں دس یا دس سے زیادہ اشخاص ملازم ہیں اور بجلی استعمال ہوتی ہے جن چھوٹی صنعتوں میں بجلی استعمال نہیں ہوتی اور وہاں ۲۰ یا اس سے زیادہ اشخاص ملازم ہیں انہیں بھی یہ رعایت حاصل ہوگی۔

---

# جناب بابو عبدالغنی صاحب انبالوی کا انتقال

ربوہ ۱۶ مارچ۔ گذشتہ شب گیارہ بجے جناب بابو عبدالغنی صاحب انبالوی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ قریباً ڈیڑھ سال سے کینسر سے بیمار تھے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد آپ نے لودھراں میں رہائش رکھی تھی مگر قریباً ایک ماہ سے ربوہ میں ہی تشریف لے آئے تھے۔

محترم جناب بابو صاحب ۱۹۰۸ء میں احمدیت میں داخل ہوئے تھے اور ہمیشہ خدمت سلسلہ کو اپنا فرض سمجھتے تھے اور سالہا سال تک جماعت کے سیکرٹری تبلیغ رہے ہیں۔

آپ نے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں پیچھے چھوڑی ہیں آپکے بیٹوں میں سے ڈاکٹر عبدالغنی صاحب راولپنڈی اور ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کراچی کے علاوہ عبدالرشید صاحب تعلیم الاسلام کالج میں ڈیمونسٹریٹر ہیں۔ عبدالشکور صاحب ففتھ ایئر میڈیکل کالج میں اور عبدالرؤف صاحب ایف۔ ایس۔ سی میں پڑھ رہے ہیں وفات کی خبر کے بعد سارے بھائی اور بہنیں ربوہ پہنچ گئے تھے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر بابو صاحب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ کو کندھا دینے والوں میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ بھی شامل تھے۔ بابو صاحب مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

ابو العطاء جالندھری

---

# مغربی پاکستان میں یوم جمہوریہ کی تقریبات

## ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی منظوری

لاہور ۱۶ مارچ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ میں یوم جمہوریہ کی تقریبات کے لئے ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے۔ ڈائرکٹر تعلقات عامہ مغربی پاکستان کو اشتہارات وغیرہ کی تقسیم کے لئے دس ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ لاہور ڈویژن کو ۲۵ ہزار روپے۔ پشاور ڈویژن کو ۱۵ ہزار روپے راولپنڈی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ملتان ڈویژنوں کو دس دس ہزار روپے۔ کوئٹہ خیرپور اور بہاولپور ڈویژنوں کو آٹھ آٹھ ہزار اور قلات ڈویژن کو خاص اخراجات کے لئے چھ ہزار روپے ملیں گے۔ حکومت مغربی پاکستان نے تمام متعلقہ حکام کو ہدایات جاری کی ہیں کہ یوم جمہوریہ پوری شان و شوکت کے ساتھ منایا جائے۔

# اردن اور عراق میں معاہدہ کی تجویز

لندن ۱۶ مارچ "ڈیلی ٹیلیگراف" کے خاص نامہ نگار نے عمان سے اطلاع دی ہے کہ اردن کے شاہ حسین اور عراق کے شاہ فیصل نے دونوں (بقیہ) ملکوں کے درمیان ایک نئے معاہدہ کی تجویز پر غور کیا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت دونوں ملکوں کی فوجیں اشتراک عمل کیا کریں گی۔

---